سوال ۱:

عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے یا عقیدۂ آخرت کی وضاحت کریں۔ اس کے انسانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

جواب:

۱۔ تعارف

۔ اسلامی تصورِ آخرت

۔ اسلامی عقیدہ آخرت

۔ قرآنی استدلال یا قرآن مجید سے عقیدہ آخرت پر دلائل

۔ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات۔

عقیدۂ آخرت

۱۔ تعارف

جب کوئی چیز انسان کو حاصل ہوتی ہے تو اس کی خوشی میں وہ یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ یہ کہاں سے آئی؟ کیسے آئی اور کب تک رہے گی؟ لیکن جب کوئی شے ہم سے کھو جاتی ہے تو اسکا ہمارے ذہن پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے اور ہم یہ سوچنے لگتے ہیں کہ یہ کیسے کھو گئی؟ کہاں گئی؟ اب کہاں ہو گی؟ اور کیا یہ ہمیں پھر حاصل ہو گی کہ نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ زندگی اور اس کے آغاز کا سوال ہمارے لیے اتنی زیادہ اہمیت نہیں رکھتا جتنی اہمیت موت اور اس کے انجام کے سوال کو حاصل ہے۔ ہر شخص کی زندگی میں بہت سے مواقع ایسے آتے ہیں جب وہ اپنی آنکھوں سے اپنے عزیزوں، دوستوں اور پیاروں کو مرتے دیکھتا ہے اور آخر میں خود بھی اس راہ پر گزرنے کا یقین ہوتا ہے۔ یہ چند برس کی زندگی

Scanned with CamScanner

ہر لمحہ کسی نہ کسی کوشش اور حرکت میں گزرتی ہے۔ ان سب میں ہر عمل کا ردِ عمل، ہر کوشش کا پھل اور ہر سعی کا نتیجہ ضرور ہونا چاہیئے۔ نیکی کا پھل اچھا اور بدی کا پھل برا ملنا لازم ہے۔ کیا ہماری تمام کوششوں کے نتائج اور تمام اعمال کے جواب ہماری اس زندگی میں ہم کو مل جاتے ہیں؟ بہت سے اعمال ایسے بھی رہ جاتے ہیں جن کا پورا پورا بدلہ اس دنیا میں نہیں ملتا۔

یہ سوال تو صرف افراد سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اس کے بعد ایک اور سوال مختلف نوعیت کے مخلوقات اور اس دنیا کے انجام سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں آدمی، درخت، جانور سب فنا ہوتے ہیں اور ان کی جگہ اور پیدا ہوتے ہیں۔ مگر کیا مرنے اور جینے کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔ کیا دنیا کا یہ نظام ہمیشہ جاری رہے گا؟ کیا ان کے لیے کوئی عمر مقرر نہیں ہے؟

اسلامی تصورِ آخرت :-

اسلام ان تمام سوالات کو حل کرتا ہے اور اس کے نزدیک ان کا جواب یہ ہے کہ۔

1۔ انسان کی دنیوی زندگی دراصل اس کی آخرت کی زندگی کا ابتدائی باب ہے۔ یہ موجودہ زندگی عارضی ہے اور وہ آخرت کی زندگی مستقل رہنے والی ہے۔ یہ کئی خامیوں سے بھرپور ہے اور وہ ~~مستقل رہنے والی ہے۔~~ معیاری ہے۔ تمام اعمال کے پورے نتائج اس عارضی زندگی میں سامنے نہیں آتے۔ اس خامی کی تکمیل اس دوسری زندگی میں ہوگی اور جو کچھ یہاں بے نتیجہ رہ گیا وہ اپنے حقیقی نتائج اور ثمرات کے ساتھ وہاں ظاہر ہوگا۔

Scanned with CamScanner

قرآن میں ارشاد ہے:

ترجمہ: کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟

(القلم: 35)

۳۔ جسطرح ہر چیز اپنی ایک عمر رکھتی ہے۔ اسی طرح پورے نظام عالم کی بھی ایک عمر ہے جسکے پورا ہونے پر یہ سارا نظام ختم ہو جائے گا اور کوئی دوسرا نظام اسکی جگہ لے گا۔

۴۔ اس نظام کے ختم ہونے پر ایک عدالت قائم ہو گی جس میں انسان سے اس کے ہر عمل کا حساب لیا جائے گا۔

اسلامی عقیدۂ آخرت:

اسلام کے نزدیک:

ایک دن اللہ تمام عالم اور اس کے مخلوقات کو مٹا دے گا۔ یہ دنیا کی زندگی ختم ہونے والی اور عارضی ہے۔ پھر وہ سب کو ایک دوسری زندگی بخشے گا اور سب اللہ کے سامنے حاضر ہونگے۔ تمام لوگوں نے اپنی دنیوی زندگی میں جو کچھ کیا ہے اس کا پورا نامۂ اعمال خدا کی عدالت میں پیش ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔

(البقرہ: 223)

اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اچھے اور برے اعمال کا وزن فرمائے گے۔ جس کی بھلائی خدا کی میزان میں برائی سے زیادہ وزنی ہوگی اس کو بخش دے گا اور جسکی برائی کا پلہ بھاری رہے گا اُسے سزا دے گا۔

یہ ہے فطری سوالات کا وہ جواب جسے اسلام

"عقیدۂ آخرت" کا نام دیتا ہے۔ قرآن مجید کا شاید ہی کوئی صفحہ ایسا ہو جو اس ذکر سے خالی ہو۔

قرآنی استدلال:

قرآن میں سب سے پہلے قدرت الٰہی کی نشانیوں کو دیکھنے اور ان پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ مثلاً:

ترجمہ:

کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام پر غور نہیں کیا۔

(الاعراف - 185)

گویا اشارہ کیا گیا ہے کہ تم آنکھیں کھول کر ان نشانات کو دیکھو۔ پھر وہ ان نشانیوں میں سے ان چیزوں کو پیش کرتا ہے جو سب سے زیادہ نمایاں ہے اور اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ جس بات (اخروی زندگی) کو تم عقل کے تقاضوں کے خلاف سمجھتے ہو وہ تمہاری عقل سے دور ہو سکتی ہے لیکن حقیقت میں ناممکن نہیں ہے۔ چنانچہ فرمایا:

ترجمہ: "کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت کام ہے یا آسمان، اللہ نے اس کو بنایا۔

(النازعات - 27)

آسمان کے بعد وہ ہمارے قریب ترین ماحول یعنی زمین کے نشانیوں کی طرف انسان کو متوجہ کرتی ہے۔

ترجمہ:- "اور اسکی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ سونی پڑی ہے پھر جہاں ہم نے پانی برسایا اور وہ یکایک اٹھی اور

لہلہانے لگی۔ تو جس نے اسے زندہ کیا وہی مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(فصلت - 39)

ترجمہ

اگر تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے مٹی جیسی بے جان شے سے تم کو پیدا کیا ہے۔

(الحج - 5)

کائنات بنانے والا، جو انسان کو عدم سے وجود میں لایا ہے، مرنے کے بعد اسے دوبارہ پیدا کرنے سے ہرگز عاجز نہیں ہو سکتا۔

ترجمہ: اور وہی تو ہے جو تخلیق کی ابتداء کرتا ہے، پھر وہی اسکو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اعادہ (دوبارہ پیدا کرنا) اس کے لیے آسان تر ہے۔

الروم - 27

انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدۂ آخرت کے اثرات

اب تک جو کچھ سمجھا گیا

اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس دنیوی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی کا وجود میں آنا ممکن اور دوبارہ غالب اور حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہے۔

① انسان کی اخلاقی اور عملی زندگی پر اثر:-

عقیدہ

آخرت کو ماننے سے انسان اپنے آپ کو ایک ذمہ دار

اور جواب دہ ہستی سمجھتا ہے اور زندگی کے تمام معاملات یہ سمجھتے ہوئے انجام دیتا ہے کہ وہ اپنی ہر حرکت اور ہر عمل کے لیے ذمہ دار ہے ۔ آئندہ زندگی میں اس کو اپنے تمام اعمال کا جواب دینا ہے اور مستقبل کی خوش بختی یا بد بختی اس کے حال کی نیکی یا بدی پر منحصر ہے ۔ جو شخص اخروی زندگی کو مانتا ہے اس کی نظر اپنے اخلاق کے صرف انہی نتائج پر نہیں ہوتی جو اس زندگی میں سامنے آتے ہیں بلکہ وہ ان نتائج پر بھی نگاہ رکھتا ہے جو آخرت میں آنے والی ایک دوسری زندگی میں ظاہر ہونگے ۔

2 دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم :

عقیدۂ آخرت کو صحیح معنوں میں تسلیم کرنے والے دنیوی زندگی کے بارے میں حقیقت پسندانہ ہو جاتے ہیں ۔ وہ عبادت کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں ۔ اور ایک مسافر کی طرح دنیا میں رہتے ہیں ۔ قرآن میں ارشاد ہے

ترجمہ :- اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ۔

(الذاریات ۔ 56)

3 موت کے خوف کا خاتمہ :-

عقیدۂ آخرت ماننے والے کو راہ خدا میں سرفروشی اور قربانی کیلئے ابھارے جاتے ہیں اور ساتھ یہ بھی یقین دلایا جاتا ہے اگر تم مارے جاؤ گے تو حقیقت میں مرنہ جاؤ گے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں تو ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا ۔ البقرہ ۔ 154

۴۔ صبر و تحمل کا فروغ :۔

عقیدۂ آخرت انسان کو صابر اور متحمل بنا دیتا ہے۔ اخروی برکات کے حصول کے لیے انسان دنیاوی مشکلات میں نہ صرف صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ مشکلات کا بخوشی مقابلہ بھی کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:
"جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسکی طرف لوٹ کر جانا ہے"
(البقرہ : 156)

۵۔ حقوق و فرائض میں توازن :۔

عقیدہ آخرت پر ایمان سے انسان زندگی کے معاملات میں توازن اختیار کرتا ہے۔ اور بے اعتدالی اور عدم توازن کا شکار نہیں ہوتا۔ ہر کوئی اپنے فرائض کی ادائیگی کو مقدم رکھتا ہے۔ کیونکہ عقیدۂ آخرت کی وجہ سے اُسے یقین ہوتا ہے کہ قیامت کے روز اس سے فرائض کی بابت بازپرس ہوگی۔ ارشاد نبوی ہے:

"تم میں سے ہر کوئی راعی ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔

۶۔ انفاق فی سبیل اللہ :

عقیدۂ آخرت کا ایک اہم اثر یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کی جزا کئی گنا چاہتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ بدلے میں اللہ روز جزا کئی گناہ بڑھا کر عطا کرے گا۔ قرآن میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کرو گے اس کا پورا اجر تم کو ملے گا اور تمہارے ساتھ ظلم نہ ہوگا"
(البقرہ - 272)

7- مشکلات کا مقابلہ

عقیدۂ توحید سے انسان میں سونت سے سونت مشکلات کے مقابلے میں ڈٹ جانے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔
قرآن میں ارشاد ہے:
ترجمہ: "جہنم کی آگ دنیا کی گرمی سے زیادہ سخت ہے"
(التوبہ-81)

8- کنجوسی اور دل کی تنگی سے روکنا:

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا کنجوسی اور دل کی تنگی سے اسطرح روکتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔
"جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مالدار کیا ہے اور پھر وہ اس میں بخل کرتے ہیں، وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کے لیے یہ اچھا ہے بلکہ درحقیقت یہ ان کے حق میں برا ہے۔ جس مال میں وہ بخل کرتے ہیں وہی قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔"
(آل عمران: 180)

عقیدۂ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

1- عہد اخوت و بھائی چارہ

عقیدۂ آخرت سے باہمی بھائی چارہ اور اخوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

2- ایفائے عہد:

اللہ کا ڈر بندے میں وعدے کو پورا کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تم کو اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔
(البقرہ-223)